# 26814-رمضان المبارک کے روزے کس پر فرض ہیں ؟

## سوال

رمضان المبارک کے روزے کس شخص پر فرض ہیں ؟

## پسندیدہ جواب

جس شخص میں بھی پانچ شرطیں پائی جائیں اس پر روزے فرض ہیں :

پہلی :

وہ شخص مسلمان ہو۔

دوسری :

مکلف ہو۔

تیسری :

روزہ رکھنے پر قادر ہو۔

چوتھی :

مقیم ہو۔

پانچویں :

اس میں کوئی مانع نہ پایا جائے ۔

مندرجہ بالا پانچ شروط جب بھی کسی شخص میں پائی جائیں اس پر رمضان المبارک کے روزے رکھنا فرض ہوں گے ۔

پہلی شرط کی وجہ سے کافر روزہ رکھنے کے حکم سے خارج ہے کیونکہ اس پر روزہ رکھنا لازم نہیں اور نہ ہی اس کا روزہ رکھنا صحیح ہے ، اور اگر وہ مسلمان ہوجائے تو اسے روزہ قضاء کرنے کا نہیں کہا جائے گا ۔

اس کی دلیل اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

**.{ان کے نفقات کے قبول نہ ہونے کے اس کے علاوہ اور کوئی سبب نہیں کہ انہوں نے اللہ تعالی اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا اور نماز کے لیے بھی بڑی سستی اور کاہلی سے آتے ہیں اور خرچ بھی برے دل سے ہی کرتے ہیں}.** التوبۃ(54)

جب ان کے کفر کی وجہ سے ان کے نفقات قبول نہیں تو پھر خاص عبادات تو بدرجہ اولی قبول نہیں ہونگی ۔

اور اسلام میں داخل ہونے سے قبل والے روزوں کی قضاء ادا نہیں کریں گے کیونکہ اللہ سجانہ وتعالی کا فرمان ہے :

**.{آپ کافروں سے کہہ دیجئے کہ اگر وہ اپنے کفر سے باز آجائیں تو ان کے پچھلے سارے گناہ بخش دیے جائیں گے}.** ۔

اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی تواتر کے ساتھ ثابت ہے کہ جو شخص بھی مسلمان ہوا آپ نے ان کے کفر کی حالت میں رہ جانے والے واجبات کی ادائیگی کا کبھی حکم نہیں دیا ۔

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ :

آیا کافر جب وہ مسلمان نہ ہو تو اس کو روزے نہ رکھنے پر آخرت میں سزا دی جائے گی ؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ :

جی ہاں اسے اس کے اور اسی باقی سب واجبات ترک کرنے پر سزا دی جائے گی ، کیونکہ جب مسلمان جو کہ اللہ تعالی کا مطیع اور شریعت اسلامیہ کے احکام پر التزام کرنے کا پابند ہونے والا شخص اس کے ترک کرنے پر سزا کا مستحق ہے تو کافر جو کہ ایک متکبر ہے کو بدرجہ اولی سزا ملے گی ۔

اور پھر دوسری بات یہ بھی ہے کہ جب کافر کو ان دنیاوی نعمتوں جن میں کھانا پینا اور لباس وغیرہ شامل ہے سے نفع اٹھانے کی بنا پر عذاب دیا جائے گا تو حرام کام کے ارتکاب اور واجبات کو ترک کرنے پر بالاولی سزا دی جائے گی ، یہ تو قیاس تھا اور اس کی دلیل بھی قرآن مجید میں موجود ہے :

اللہ تعالی نے مجرموں سے اصحاب یمین کا سوال کا ذکر کرتے ہوئے فرمان :

**.{تمہیں جہنم میں کس چیز نے لاڈالا؟ انہوں نے کہا ہم نہ تو نماز پڑھتے تھے اور نہ ہی مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے ، اور ہم بحث کرنے والے انکاریوں کے ساتھ مل کر بحث مباحثہ میں مشغول رہا کرتے تھے ، اور قیامت کے دن کو جھٹلاتے تھے}.** المدثر(42–46) ۔

تو ان چار چیزوں نے انہیں جہنم میں داخل کیا وہ یہ ہیں :

پہلی چیز نماز ہے **.{ہم نماز نہیں پڑھتے تھے}.**

دوسری زکاۃ ہے : **.{ہم مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے}.**

تیسری : اللہ تعالی کی آیات سے استہزاء اور مذاق **.{ہم بحث کرنے والے انکاریوں کے ساتھ مل کر بحث مباحثہ کرتے تھے}.**

چوتھی : روز قیامت کی تکذیب : **.{اور ہم روز قیامت کو جھٹلاتے تھے}.** ۔

دوسری شرط :

مکلف ہو۔ مکلف وہ ہوتا ہے جو عاقل اور بالغ ہو، کیونکہ بچہ اور مجنون مکلف نہیں، تین اشیاء میں سے کسی ایک کے بھی پائے جانے پر بلوغت حاصل ہوجاتی ہے اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (20475) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

اور عاقل وہ ہے جو مجنون نہ ہو یعنی اس کی عقل صحیح ہو بے عقل نہ ہو، اس لیے جو بھی بے عقل ہے وہ مکلف نہیں اور اس پر دین کے واجبات و فرائض نماز، روزہ وغیرہ کوئی بھی چیز واجب نہیں ہے۔

تیسری شرط :

اسے قادر ہونا چاہیے :

یعنی وہ روزے رکھنے کی طاقت رکھتا ہو، اور وہ شخص جو روزہ رکھنے سے عاجز ہے اس پر کوئی روزہ نہیں لیکن وہ اس کی قضاء کرے گا۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

﴿ہاں جو بیمار ہو یا مسافر ہو اسے دوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کرنی چاہیۓ﴾۔

لیکن یہ عجز اور قدرت نہ رکھنا دو قسموں میں تقسیم ہوتا ہے :

دائمی اور مستقل عاجز، اور غیر مستقل عاجز۔

مندرجہ بالا آیت میں غیر مستقل عاجز کیا بیان ہے، (مثلا وہ مریض جس کے شفایاب ہونے کی امید ہو یا مسافر تو ان کے لیے روزہ چھوڑنا جائز ہے لیکن وہ فوت شدہ روزے بعد میں رکھیں گے)۔

دائمی اور مستقل عاجز : (مثلا وہ مریض جس کے شفایابی کی کوئی امید نہیں، اور وہ بوڑھا جو روزے رکھنے سے عاجز ہو) ان کا ذکر مندرجہ ذیل فرمان باری تعالی میں ہے :

﴿اور جو اس کی طاقت رکھیں وہ ایک مسکین کا کھانا دے دیں﴾۔

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما اس کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں :

جب کوئی بوڑھا مرد اور عورت روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھیں تو ہر دن کے بدلے میں وہ ایک مسکین کو کھانا کھلائیں۔

چوتھی شرط :

مقیم ہو۔

اگر کوئی شخص مسافر ہو تو اس پر روزہ رکھنا واجب نہیں کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{اور جو مریض یا مسافر ہو وہ دوسرے دنوں میں گنتی پوری کرے}.

علماء کرام کا اس پر اجماع ہے کہ مسافر کے لیے روزہ افطار کرنا جائز ہے ، اور مسافر کے لیے افضل یہ ہے کہ وہ آسانی والا کام کرے اگر تو اس کے لیے روزہ رکھنے میں کوئی نقصان ہو تو مسافر کے لیے روزہ رکھنا حرام ہے کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو یقینا اللہ تعالی تمہارے ساتھ بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے}.

اس آیت میں دلیل ہے کہ انسان کو جس میں نقصان ہو وہ اس کے لیے منع ہے ، آپ اس کی مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (20165) کے جواب کا مطالعہ کریں ۔

اگر آپ یہ اعتراض کریں کہ :

اس ضرر کا پیمانہ کیا ہے جس کی وجہ سے روزہ رکھنا حرام ہے ؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ :

اس کا ضرر حسی یا پھر خبر کے ساتھ ہوتا ہے ، حسی ضرر یہ ہے کہ مریض یہ محسوس کرے کہ روزہ رکھنے کی وجہ سے اس کی بیماری میں اضافہ ہو گا اور اسے ضرور دے گا جس کی وجہ سے اس کی شفایابی میں دیر ہو گی ۔

یا پھر کوئی ماہر ڈاکٹر اسے بتائے کہ اس کے لیے روزہ رکھنا ضرر کا باعث ہو گا ۔

پانچویں شرط :

اس شخص میں کوئی مانع نہ پایا جائے ، اور یہ صرف عورتوں کے ساتھ خاص ہے ، اس لیے حائضہ اور نفاس والی عورت پر روزہ رکھنا لازم نہیں لیکن وہ بعد میں اس کی قضا کرے گی ۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(کیا ایسا نہیں ہے کہ جب عورت کو حیض یا نفاس آتا ہے نہ تو وہ روزہ رکھتی ہے اور نہ ہی نماز پڑھتی ہے ) ۔

تو اس لیے اس پر اس حالت میں روزہ رکھنا لازم نہیں اور علماء کرام کا اجماع ہے کہ اگر وہ رکھ بھی لے تو اس کا روزہ صحیح نہیں ہو گا ، بلکہ اس پر اس کی قضاء ضروری ہے ۔

واللہ اعلم .